کروڑ، لعل عیسن، ضلع لیہ میں ڈرپ آبپاشی

فرمان علی بسرا
کاشتکار، کروڑ، لعل عیسن، ضلع لیہ

زراعت میں آبپاشی کے لئے ہمیشہ سے مختلف طریقے استعمال ہوتے رہے ہیں۔ انسانی آبادی میں روز بروز ہونے والے اضافے کی وجہ سے خوراک کی مانگ میں اضافہ اور پانی کے ذخائر میں کمی آتی جا رہی ہے۔ انسان نے وقت کے ساتھ ساتھ آبپاشی کے ذرائع میں بھی بہتری کی کوشش جاری رکھی۔ ترقی یافتہ ممالک میں کسان روایتی طریقہ آبپاشی کے بجائے جدید طریقہ آبپاشی سے کاشتکاری کرتے ہیں۔ جن میں ڈرپ آبپاشی کا نظام بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے اس طریقے میں کم پانی استعمال کر کے بہتر اور زیادہ فی ایکڑ پیداوار حاصل کی جا رہی ہے۔ حکومت پنجاب کا محکمہ اصلاح آبپاشی اس ضمن میں کسانوں کو مالی اور تکنیکی مدد فراہم کر رہا ہے۔ لیہ کے فرمان علی بسرا کا شمار ان ترقی پسند کسانوں میں ہوتا ہے جو گزشتہ تین سالوں سے کامیاب کاشتکاری کر رہے ہیں۔

ڈرپ آبپاشی

- پانی کی بچت
- صحیح اور مقررہ وقت پر پانی کی فراہمی
- پیداواری اخراجات میں کمی
- پیداوار اور معیار میں بہتری
- جڑی بوٹیوں کی کم نشوونما
- کھاد و کیمیائی اجزاء کا بہتر استعمال
- ریتلے علاقوں کے لئے موزونیت
- غیر ہموار زمینوں کے لئے موزوں ترین

"میرا تجربہ تو انتہائی شاندار جا رہا ہے میں نے پہلی فصل مسٹرڈ کی کاشت کی تھی۔ اس سال کورا بہت پڑا تھا اور ہمیں اچھی فصل کی بالکل بھی توقع نہیں تھی مگر پھر بھی فی ایکڑ پیداوار 19 من رہی جبکہ اس کے ساتھ جو فصل میں نے روایتی طریقے سے کاشت کی تھی وہاں فی ایکڑ پیداوار 12 من رہی تھی۔ ڈرپ پر میری فصل 7 من فی ایکڑ زیادہ تھی جبکہ پانی کے اخراجات تقریباً 50 فیصد کم تھے۔ مجھے اب تین سال ہو چکے ہیں میں 15 ایکڑ پر ڈرپ آبپاشی اور باقی زمینوں پر روایتی طریقے سے کاشتکاری کر رہا ہوں۔ ڈرپ پر لگنے والی فصل کا خرچہ کم اور فی ایکڑ پیداوار روایتی طریقہ آبپاشی والی فصل سے زیادہ ہوتی ہے "

ڈرپ آبپاشی میں پانی قطروں کی صورت میں پودوں کی جڑوں میں جاتا ہے اس پانی میں کھاد اور دیگر زرعی مداخلات محلول کی صورت میں شامل ہوتے ہیں جو ایک وقت اور ایک جیسی مقدار میں پودوں کو مل رہے ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ڈرپ پر پودوں کی نشونما اور پھلوں کی بڑھوتری روایتی طریقہ والی فصل سے بہتر ہوتی ہے اور فی ایکڑ پیداوار میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔فرمان علی نے ڈرپ پر کپاس کی فصل بھی کاشت کی اور یہ تجربہ بھی کافی حوصلہ افزاء رہا۔

ڈرپ آبپاشی میں نہری پانی ایک تالاب میں اکٹھا ہوتا رہتا ہے اور بوقت ضرورت پلاسٹک کے پائپوں کے ذریعے پودوں کی جڑوں میں پہنچایا جاتا ہے۔اس پانی کے غیر ضروری استعمال یا ضائع ہونے کا احتمال بہت کم ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ڈرپ آبپاشی میں پانی کا استعمال اور پانی لگانے کا وقت روایتی طریقے کی نسبت کم ہوتا ہے۔فرمان علی نے بھی اپنے تین سالہ تجربہ کی بنیاد پر اس کی تصدیق کی۔

ڈرپ آبپاشی میں فصل کی عمر کے حساب سے کھاد استعمال میں لائی جاتی ہے۔یہ کھاد بھی خالی زمین میں جڑی بوٹیوں کی خوراک بننے کی بجائے سیدھا پودوں کی جڑوں میں جاتی ہے۔یہی ڈرپ آبپاشی میں کم کھاد استعمال ہونے کی بنیادی وجہ ہے۔

"میں نے ڈرپ پر دوسری فصل کپاس کی کاشت کی تھی۔15 ایکڑ سے مجھے 390 من کپاس ملی جو کہ فی ایکڑ 26 من بنتی ہے۔روایتی طریقہ آبپاشی پر جو 13 ایکڑ کپاس کاشت کی وہاں سے 208 من کپاس حاصل ہوئی۔اس طرح فی ایکڑ پیداوار 16 من بنتی ہے یعنی ڈرپ پر میری فصل کی پیداوار 10 من فی ایکڑ زیادہ تھی"

ڈرپ آبپاشی کا ابتدائی خرچہ زیادہ ہونے کے باوجود پانی لگانے کے اخراجات روایتی طریقہ آبپاشی کی نسبت کم ہوتے ہیں۔اسی لئے ڈرپ آبپاشی سے کاشتکاری کرنے والے زمیندار روایتی طریقہء آبپاشی سے کاشتکاری کرنے والے کسانوں سے زیادہ خوشحال رہتے ہیں۔

"ایک سال ہم نے کپاس اور ٹینڈے اکٹھے کاشت کئے یہ فصل 13 ایکڑ پر تھی میرا کل خرچہ 9 لاکھ کا ہوا تھا۔ٹینڈے 13 لاکھ میں فروخت ہوئے جبکہ کپاس کی آمدن 10 لاکھ ہوئی۔اس سال میری کپاس کی پیداوار 30 من فی ایکڑ تھی جبکہ اس علاقے میں کسی نے بھی روایتی طریقہ آبپاشی سے کپاس 20 من فی ایکڑ سے زیادہ نہیں اٹھائی"

"اس وقت 14 ایکڑ پر مکئی لگی ہوئی ہے اگر روایتی طریقے سے پانی دیں تو 3:30 گھنٹے میں ایک ایکڑ کو پانی لگتا ہے اور 14 ایکڑ کے لئے تقریباً 50 گھنٹے یعنی دو دن۔ڈرپ پر روزانہ 4 گھنٹے آبپاشی کرتے ہیں اور 14 ایکڑ سیراب ہو جاتے ہیں۔پانی والا تالاب 5 ایکڑ کے پانی سے بھر جاتا ہے اور پورا ہفتہ استعمال ہوتا ہے۔جبکہ جو نہری پانی 14 ایکڑ سے ملتا ہے روایتی طریقہ آبپاشی میں اس سے بمشکل تین ایکڑ سیراب ہوتے ہیں باقی پانی بور سے لگانا پڑتا ہے۔ڈرپ آبپاشی کی وجہ سے ہمیں پانی کی تقریباً 40 فیصد بچت ہو رہی ہے"

" مکئی کی فصل میں ڈرپ پر تین بوری یوریا اور ڈیڑھ بوری ڈی اے پی استعمال ہوتی ہے جبکہ طریقے سے کھاد دیں تو ایکڑ میں ایک بوری اور 14 ایکڑ میں 14 بوریاں کھاد۔فصل کی نشونما آپ دیکھ لیں میں شرطیہ کہہ سکتا ہوں کسی بھی چھلی کا وزن 300 گرام سے کم نہیں ہوگا۔روایتی طریقہ آبپاشی سے جب مکئی کاشت کرتے تھے تو چارہ اور چھلی ملا کر 300 تا 350 من فی ایکڑ پیداوار ہوتی تھی جبکہ ڈرپ پر میری پچھلی فصل میں 300 من چارہ اور 200 من چھلی نکلی تھی"